السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ایک دوست نے کہا کہ رکوع کے بعد قومہ قیام ہے۔ اس لیے رکوع کے بعد ہاتھ باندھنے چاہئیں؟ آپ وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قومہ قیام ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں، مگر جس قیام میں رسول اللہ a ہاتھ باندھتے تھے، وہ قیام قبل الرکوع ہے۔ مسند احمد میں ہے:

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِیِّ قَالَ: اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَقُلْتُ: لَاَنْظُرَنَّ کَیْفَ یُصَلِّی قَالَ: فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَکَبَّرَ، وَرَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی کَانَتَا حَذْوَ مَنْکِبَیْهِ قَالَ: ثُمَّ اَخَذَ شِمَالَهٗ بِیَمِیْنِهٖ قَالَ: فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ یَرْکَعَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی کَانَتَا حَذْوَ مَنْکِبَیْهِ

’’وائل بن حجر حضرمی سے ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھوں گا کیسے پڑھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف منہ کیا، اللہ اکبر کہا اور کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھائے، پھر بائیں ہاتھ کو دائیں سے پکڑا، پھر جب رکوع کرنے کا ارادہ کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھایا۔‘‘

ہاتھوں کو چھوڑنا نہ باندھنا اصل ہے، رکوع سے پہلے ہاتھ باندھنے کی دلیل آگئی ہے۔ اس لیے ہم رکوع سے پہلے ہاتھ باندھتے ہیں۔ رکوع کے بعد ہاتھ باندھنے کی دلیل نہیں آئی۔ اس لیے ہم رکوع کے بعد ہاتھ نہیں باندھتے۔

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1

محدث فتویٰ